اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ لاہور

اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

......☆☆☆......

نام کتاب ———— حیاتِ اعلیٰ حضرت

نام مؤلف ———— ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

موضوع کتاب ———— اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات

سال تصنیف ———— ۱۹۳۸ء

سال طباعت جلد اول ———— ۱۹۶۰ء

سال طباعت مکمل ———— ۲۰۰۳ء

مقدمہ ———— ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)

ترتیب نو وتہذیب تازہ ———— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

تالیف سے طباعت تک ———— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

حروف چینی ———— محمد عالم مختار حق

کمپوزنگ ———— عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056

صفحات ———— ۱۰۸۰

ناشر ———— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

تقسیم کار ———— مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور

قیمت اعلیٰ ایڈیشن ———— ۵۰۰ روپے

کوڈ نمبر ———— 2M63

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی

☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ ماہنامہ ''کنز الایمان'' ٹیا محل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

اور اخلاق نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زندہ مثال ہیں۔ آپ کی زیارت نے یہ تمام وکمال فقیر پر یہ ثابت کر دیا کہ جو کچھ بھی آپ کی تعریفیں ہوتی ہیں وہ کم ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو جب معلوم ہوا کہ یہ فقیر سادات سے ہے تو آپ نے بڑی عزت بخشی اور جملہ شکوک کو چند منٹوں میں اس طرح رفع فرما دیا گویا کہ شکوک کبھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے' پھر اخلاق کا یہ عالم کہ دو دن مجھے آپ کے اخلاق کریمانہ نے روک رکھا اور ان دنوں میں اس فقیر نے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل کیے۔ پھر رخصت ہوتے وقت خاص کرم فرمایا کہ: کچھ نقد روپے جوالہ آباد کی آمدورفت میں صرف ہو سکتے ہیں بلکہ کچھ زائد ہی تھے' مرحمت فرمائے۔ فقیر نے پہلے تو انکار کیا لیکن اعلیٰ حضرت نے یہ فرمایا کہ: یہ تو آپ کے گھر کے عنایت کردہ ہیں اسے لے لیجئے۔ تو فقیر نے وہ رقم لے لی اور واپسی کے بعد ان تحریکات سے کلیتہً علیحدگی اختیار کر لی۔ پھر بعد وصال اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ چند مرتبہ عرس اعلیٰ حضرت میں جانے کا اتفاق ہوا بعد وصال بھی اعلیٰ حضرت کی روحانیات نے اپنے فیوض و برکات سے محروم نہ رکھا۔ وللہ الحمد والصلاۃ والسّلام علیٰ رسولہ الکریم و آخر دعونا ان الحمدللّٰہ رب العٰلمین.

فقیر الی المولیٰ تعالیٰ سید شاہ ابوسلمان محمد عبدالمنان قادری چشتی فردوسی منعمی ابوالعلائی غفرلہ الباری مفتی وصدر مدرس مدرسہ عربیہ محمدیہ عظیم آباد پٹنہ سٹی ۷ دسمبر ۱۹۴۷ء یوم یکشنبہ۔

سادات کی دل دہی کا ایک اور واقعہ:

جامع حالات فقیر ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ عرض کرتا ہے کہ جس زمانے میں اعلیٰ حضرت کے دولت کدے کی مغربی سمت جس میں کتب خانہ نیا تعمیر ہو رہا تھا' عورتیں اعلیٰ حضرت کے قدیمی آبائی مکان میں جس میں حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب برادر اوسط اعلیٰ حضرت مع متعلقین تشریف رکھتے تھے' قیام فرماتھیں اور اعلیٰ حضرت کا مکان مردانہ کر دیا گیا تھا کہ ہر وقت راج مزدوروں کا اجتماع رہتا۔ اس طرح کئی مہینہ تک وہ مکان مردانہ رہا۔ جن صاحب کو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں باریابی کی ضرورت پڑتی بے کھٹکے پہنچ جایا کرتے۔ جب وہ کتب خانہ مکمل ہو گیا مستورات حسب دستور سابق اس مکان میں چلی

آئیں۔ اتفاق وقت کہ ایک سید صاحب جو کچھ دن پہلے تشریف لائے تھے اور جنہوں نے اس مکان کو مردانہ پایا تھا' دوبارہ تشریف لائے اور اس خیال سے کہ مکان مردانہ ہے' بے تکلف اندر چلے گئے' جب نصف آنگن میں پہنچے تو مستورات کی نظر پڑی جو زنانہ مکان میں خانہ داری کے کاموں میں مشغول تھیں۔ انہوں نے جب سید صاحب کو دیکھا تو گھبرا کر ادھر ادھر پردے میں ہوگئیں' ان کے جانے کی آہٹ سے جناب سید صاحب کو علم ہوا کہ یہ مکان زنانہ ہو گیا ہے' مجھ سے سخت غلطی ہوئی جو میں چلا آیا اور ندامت کے مارے سر جھکائے واپس ہونے لگے کہ اعلیٰ حضرت جنوب کی طرف کے سائبان سے فوراً تشریف لائے اور جناب سید صاحب کو لیکر اس جگہ پہنچے جہاں حضرت تشریف رکھا کرتے اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے تھے۔ وہ سید صاحب کو بٹھا کر بہت دیر تک باتیں کرتے رہے جس میں سید صاحب کی پریشانی اور ندامت دور ہوئی۔ پہلے تو سید صاحب خفت کے مارے خاموش رہے پھر معذرت کی اور اپنی لاعلمی ظاہر کی کہ مجھے زنانہ مکان ہوجانے کا کوئی علم نہ تھا۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ: حضرت یہ سب تو آپ کی باندیاں ہیں آپ آقا اور آقا زادے ہیں' معذرت کی کیا حاجت ہے۔ میں خود سمجھتا ہوں حضرت اطمینان سے تشریف رکھیں۔ غرض بہت دیر تک سید صاحب کو وہیں بٹھا کر ان سے بات چیت کی' پان منگوایا ان کو کھلایا جب دیکھا کہ سید صاحب کے چہرے پر آثار ندامت نہیں ہیں اور سید صاحب نے اجازت چاہی تو ساتھ ساتھ تشریف لائے اور باہر کے پھاٹک تک پہنچا کر ان کو رخصت فرمایا۔ وہ دست بوس ہو کر رخصت ہوئے۔ عجب اتفاق کہ وہ وقت مدرسہ کا تھا اور رحم اللہ خاں خادم بھی بازار گئے ہوئے تھے۔ کوئی شخص باہر کمرے پر نہ تھا جو سید صاحب کو مکان کے زنانہ ہو جانے کی خبر دیتا۔ جناب سید صاحب نے اس واقعہ کو خود مجھ سے بیان فرمایا اور مذاق سے کہا کہ ہم نے تو سمجھا کہ آج خوب پٹے مگر "ہمارے پٹھان" نے وہ عزت وقدر کی کہ دل خوش ہو گیا واقعی حب رسول ہو تو ایسی ہو۔

ایک سید زادے کی امداد:

دوسرا واقعہ بھی اس سے کم نہیں ایک سید صاحب بہت غریب مفلوک الحال تھے۔